# عورت کی امامت، باجماعت نماز اور مسجدوں میں حاضری

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (اٰل عمرٰن :43)

اے مریم! اپنے رب کی فرمانبرداری کراور سجدہ کراور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔

## کیا عورت مسجد میں جا کر باجماعت نماز پڑھ سکتی ہے؟

جی ہاں حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ "آنحضرت ﷺ کے زمانے میں عورتیں (جماعت میں شریک ہوتیں) جب فرض نماز پڑھ کر سلام پھیرتیں تو (اسی وقت) کھڑے ہو کر چل دیتیں اور آنحضرتؐ اور مرد جو آپؐ کے پیچھے نماز میں ہوتے وہ ٹھہرے رہتے جب تک کہ اللہ کو منظور ہوتا پھر جب آنحضرتؐ کھڑے ہوتے، وہ بھی کھڑے ہوتے۔" (بخاری)

## شوہر بیویوں کو مسجد جانے سے نہ روکیں:

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سے جب کسی کی بیوی مسجد میں جانے کیلئے اجازت مانگے تو ان کو اجازت دو۔" (بخاری)

## جماعت میں عورتوں پر حضورؐ کی شفقت:

ابوقتادہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا آنحضور ﷺ نے فرمایا "میں نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہوں اور میری نیت یہ ہوتی ہے کہ لمبی نماز پڑھوں گا۔ پھر میں بچوں کا رونا سنتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں۔ مجھے اس کی ماں کو تکلیف دینا برا معلوم ہوتا ہے۔" (بخاری)

## عورتوں کا اندھیرے میں مسجدوں کو جانا:

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا، "آنحضرت ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے پھر عورتیں چادریں لپیٹے (اپنے گھروں کو) لوٹتیں۔ اندھیرے سے ان کی پہچان نہ ہو سکتی۔" (بخاری)

## صحابہ کرامؓ کا طرز عمل:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا "کوئی شخص اللہ کی بندیوں کو مسجد میں آنے سے نہ روکے۔" حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بیٹے نے کہا ہم تو روکیں گے۔ حضرت عبداللہؓ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا "میں تیرے سامنے حدیث رسولؐ بیان کر رہا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم انہیں ضرور روکیں گے۔

(ابن ماجہ)

## کیا عورت فرض اور نفل نماز میں امامت کروا سکتی ہے؟

جی ہاں اَنَّ عائشة رضی الله عنها اَمَّتهُنَّ وَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِى صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ (مصنف عبدالرزاق)

حضرت عائشہؓ نے خواتین کی فرض نماز میں امامت کروائی اور وہ ان کے درمیان میں تھیں۔

ام ورقة امرها النبى ﷺ ان تؤم اهل دارها فى الفرائض (سنن ابی داوٗد)

حضرت ام ورقہؓ کو حضور ﷺ نے حکم دیا کہ وہ اپنے گھر والوں کو فرض نماز میں امامت کروائیں۔

قالت هجیرۃ امّتنا ام سلمۃ فی صلوۃ العصر و قامت بیننا (مصنف عبدالرزاق)

حضرت ھجیرہؓ کہتی ہیں کہ "ام سلمہؓ نے عصر کی نماز میں امامت کروائی اور ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔"

اَنَّ عائشۃ رضی اللہ عنھا کَانَتْ تؤُم النسآء فی التطوع تقوم مَعھُنَّ فی الصفِ (مصنف عبدالرزاق)

یحیٰی بن سعید خبر دیتے ہیں کہ "حضرت عائشہؓ نفل نماز میں عورتوں کی امامت کراتیں تو ان کے ساتھ صف میں کھڑی ہوتیں۔" امام محمدؒ (ابوحنیفہ کے شاگرد) نے کتاب الآثار میں یہ روایت بیان کی ہے۔

ام ورقہ بنت نوفل الانصاریۃ کان الرسول یزورھا و یسیمھا الشھیدۃ و کانت قد جمعت القرآن و کانت تؤم اھل دارھا و جعل لھا موذنا یؤذن۔

رسول اللہ ﷺ حضرت ام ورقہ بنت نوفل الانصاریہ کے ہاں آتے جنہیں آپؐ "الشہیدہ" کہا کرتے تھے۔ام ورقہ نے قرآن جمع کیا ہوا تھا (یعنی وہ حافظ قرآن بھی تھیں) اور اپنے گھر والوں کی امامت کرواتی تھیں۔رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے ایک مؤذن بھی مقرر فرمایا۔

## کیا عورت امامت کے لئے آگے کھڑی ہوسکتی ہے؟

**جی نہیں** تُؤُمَّ المرأۃُ النسآءَ تقوم و سطھنَّ (مصنف عبدالرزاق)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں عورت اگر عورتوں کی امام بنے تو ان کے درمیان میں کھڑی ہو۔

ام الحسن سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہؓ کو دیکھا کہ وہ (رمضان میں) عورتوں کی امامت کرتی تھیں تو ان کے ساتھ ان کی صف میں ہی کھڑی ہوتی تھیں۔

## کیا عورت عید کی نماز میں شریک ہوسکتی ہے؟

**جی ہاں** حفصہ بنت سیرینؒ سے روایت ہے انہوں نے کہا "ہم اپنی لڑکیوں کو عید کے دن باہر نکلنے سے منع کرتے تھے۔پھر ایک عورت (باہر سے) بصرے میں آئی اور بنی خلف کے محل میں اتری، میں اس سے ملنے گئی اس نے بیان کیا اس کے بہنوئی نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ بارہ جہاد کئے، اور چھ جہادوں میں اس کی بہن بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھی۔اس نے کہا، ہم بیماروں کی خدمت کیا کرتیں اور زخمیوں کی دوادارو۔اس نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یارسول اللہؐ! کیا اگر ہم میں سے کسی عورت کے پاس دوپٹہ یا چادر نہ ہوتو کچھ قباحت تو نہیں اگر وہ عید کے دن نہ نکلے۔آپؐ نے فرمایا: اس کی ہم جولی اپنی چادر یا دوپٹہ اس کو پہنا دے اور عورتوں کو لازم ہے کہ ثواب کے کام میں حاضر ہوں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔" حفصہؓ نے کہا جب ام عطیہ بصرے میں آئیں تو میں نے اس سے پوچھا:" تم نے ان باتوں میں کچھ سنا ہے؟" انہوں نے کہا:"ہاں میرا باپ آپؐ پر قربان، اور ام عطیہؓ کم ایسا ہوتا کہ آنحضرتؐ کا ذکر کرتیں اور یہ نہ کہتیں کہ میرا باپ آپؐ پر قربان۔آپؐ نے فرمایا: "جوان پردے والیاں عورتیں بھی نکلیں اور حیض والیاں بھی، مگر حیض والیاں نماز کی جگہ سے جدا رہیں اور نیک کام اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں"، حفصہؓ نے کہا: میں نے ام عطیہؓ سے پوچھا" کیا حیض والیاں بھی نکلیں؟" انہوں نے کہا:" کیا حیض والی حج میں عرفات میں نہیں آتی، کیا فلاں اور فلاں جگہ نہیں آتی؟" (بخاری)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عید کے دن حضور ﷺ کے ساتھ عورتوں کو بھی نماز پڑھتے دیکھا۔چونکہ وہ کم سن تھے اور حضور ﷺ کے چچازاد بھی

تھے اس لئے حضور ﷺ نے ان کو ساتھ رکھا۔ وہ روایت کرتے ہیں کہ " آپ ﷺ پہلے اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر پر تھا۔ وہاں خطبہ سنایا پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے، ان کو وعظ سنایا، نصیحت کی اور خیرات کرنے کا حکم دیا، کوئی عورت اپنے ہاتھ کو جھکا کر چھلے یا انگوٹھیاں بلالؓ کے کپڑوں میں ڈالنے لگی پھر آپؐ بلال سمیت گھر لوٹ آئے۔ (بخاری)

ام عطیہ سے روایت ہے، حضور ﷺ کی طرف سے ہم کو عید کے دن نکلنے کا حکم ہوتا، یہاں تک کہ کنواری عورت بھی پردے میں نکلتی، اور حائضہ بھی نکلتیں، وہ لوگوں کے پیچھے رہتیں۔ مردوں کے ساتھ تکبیر کہتیں، اور ان کی دعا میں شریک ہوتیں، اس دن کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتیں۔ (بخاری)